قربانی کے فضائل ومسائل

•••

محمد آل مصطفیٰ مرکزی مظفرپوری

•••

قربانی مذہب اسلام کا ایک ایسا عظیم الشان شعار ہے جسے رہتی دنیا تک فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ درحقیقت قربانی اللہ تعالی کی بارگاہ میں بندوں کی جانب سے جذبہ عبودیت کے اظہار کا ایسا انوکھا اور نرالا طریقہ ہے جس کے ذریعے انسان عزیز ترین مال کا گراں قدر نذرانہ خدا کے حضور پیش کر کے اللہ تعالی کے قرب خاص کی منزل پہ فائز ہوجاتا ہے۔ اس لئے اس عظیم عبادت الٰہی کو ہم قربانی کے نام سے جانتے ہیں۔ دراصل قربانی تمام رسولوں اورنبیوں کی سنت ہے، سابقہ تمام انبیاء ومرسلین کی امتوں کیلئے یہ حکم نافذ تھا۔

اللہ تعالی اپنے مقدس کلام میں ارشاد فرماتا ہے وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا لِّیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ مِّنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ ''ہم نے ہرامت کیلئے قربانی مقرر کردی تاکہ وہ بے زبان جانوروں پہ اللہ تعالی کا نام ذکر کریں''۔ (سورہ حج) ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ''اے محبوب اپنے رب کیلئے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے''۔ (سورہ کوثر)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے؟ فرمایا: ہر بال کے مقابل نیکی ہے، عرض کی اُون کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: ''اُون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے۔ (ابن ماجہ) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا، قربانی کے دنوں میں ابن آدم کا کوئی عمل خدائے تعالی کے نزدیک خون بہانے، قربانی کرنے سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدائے تعالی کے نزدیک مقام قبولیت کو پہونچ جاتا ہے۔ (ترمذی شریف) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خوش دلی سے اور ثواب کا طالب ہوکر قربانی کی وہ آتش جہنم سے حجاب (یعنی روک) ہوجائے گی۔ (طبرانی) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (ابن ماجہ)

ذبیحہ کی دوقسمیں ہیں:۔ ذبیحہ عادت اور ذبیحہ عبادت، ذبیحہ عادت تو وہ ہے جو دن رات ہم کھانے کیلئے جانوروں کو ذبح کرتے ہیں، ان پر نہ عذاب ہے نہ ثواب، ذبیحہ عبادت وہ ہے کہ رب کو راضی کرنے کیلئے کیا جائے۔ اس ذبیحہ کی دوقسمیں ہیں، ذبیحہ جنایت اور ذبیحہ شکر، ذبیحہ جنایت تو حج اور عمرہ میں ہی ہوتا ہے جب کہ کوئی واجب چھوٹ جائے اور ذبیحہ کی نہ تاریخ مقرر ہے نہ اس میں محرم خود کھا سکتا ہے۔ ذبیحہ شکر تین قسم کی ہیں: بچہ کا عقیقہ، بقرعید کی قربانی تمتع یا قران کا ذبیحہ، اس ذبیحہ کی تاریخ بھی مقرر ہے اور ذبیحہ کرنے والا خود کھا سکتا ہے۔

☆قربانی کی تعریف:۔ مخصوص جانوروں کو مخصوص دنوں میں بہ نیت تقرب الی اللہ ذبح کرنے کو قربانی کہتے ہیں۔

قربانی کا وقت:۔ دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے، یعنی تین روز اور دو راتیں، جسے ایام نحر کہتے ہیں۔ لیکن شریعت مطہرہ نے دسویں تاریخ کی قربانی کو سب سے افضل قرار دیا ہے۔ پھر گیارہویں اور پھر بارہویں کی قربانی یعنی قربانی حسب ترتیب ایام ہے۔

قربانی واجب ہونے کے شرائط:۔ (۱)اسلام یعنی مسلمان ہونا غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں (۲)اقامت یعنی مقیم ہونا، اس لئے کہ مسافر پر قربانی نہیں (۳)آزاد ہونا، غلام پر قربانی واجب نہیں (۴)بالغ ہونا، نابالغ پر قربانی واجب نہیں (۵)عاقل ہونا، غیر عاقل اور مجنون پر قربانی واجب نہیں (۶)صاحب نصاب ہو، غیر مسکین اور فقیر پر قربانی واجب نہیں۔ مذکورہ اشخاص کے علاوہ اگر کوئی شخص قربانی کرے تو وہ قربانی واجب نہیں بلکہ نفل ہوگی۔

مالک نصاب ہونے کا مفہوم:۔ قربانی کے دنوں میں اس شخص کے پاس ساڑھے سات تولہ یعنی 93 گرام312 ملی گرام سونا ہو جس کی قیمت آج کل تقریباً614926، روپے ہے (2)یا ساڑھے باون تولہ یعنی 653 گرام184 ملی گرام چاندی ہو جس کی قیمت آج کل تقریباً62575روپے ہے۔ یا62575روپے ہوں۔ یا 62575روپے کے برابر مال تجارت ہو۔ یا62575روپے کے برابر بیل بھینس، بکری وغیرہ ہو۔ یا62575روپے کے برابر کھیتی کا مالک ہو تو اس پر قربانی واجب ہے۔ گھر میں جتنے لوگوں کے پاس یہ مالیت ہوگی ان سب کو اپنے اپنے نام سے جدا جدا قربانی کرانا ضروری ہوگا اگر کسی شخص پر اتنا قرض ہو کہ جس کو ادا کرنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔ اگر کوئی مالک نصاب نہ ہونے کے باوجود قربانی کرتا ہے تو وہ سنت ومستحب کا ثواب پائے گا۔ اگر کوئی شخص ایسا ہو جس کے اوپر قربانی واجب ہے مگر اس کے پاس ایام النحر میں اتنا نقد نہیں ہے کہ جانور خرید سکے تو اس کے لئے واجب ہے کہ وہ چاہے قرض لے کر قربانی کرے یا اپنا کچھ مال بیچ کر۔ (فتاوی رضویہ جلد۸، صفحہ۳۹۳)

مسئلہ:۔ مذکورہ نصاب پر سال گذرنا ضروری نہیں ہے بلکہ ایام قربانی میں بھی جو مذکورہ نصاب کا مالک ہوجائے اس پر قربانی واجب ہوگی۔

قربانی کا جانور:۔ قربانی کے جانور کی تین قسمیں ہیں: (۱)اونٹ (۲)گائے (۳)بکری۔ اور ہر قسم میں اس جانور کی جتنی نوعیں ہیں سب داخل ہیں، نر اور مادہ خصی اور غیر خصی سب ایک حکم میں داخل ہیں، یعنی سب کی قربانی جائز ہے بھینس گائے میں شمار ہے، لہذا اس کی بھی قربانی ہوسکتی ہے، بھیڑ اور دنبہ بکری میں داخل ہیں، اس لئے ان کی بھی قربانی ہوسکتی ہیں، قربانی کیلئے بکری بکرے سے افضل ہے لیکن خصی بکرا بکری سے بھی افضل ہے، اونٹنی اونٹ سے اور گائے بیل سے افضل ہے جبکہ گوشت اور قیمت میں برابر ہو یہ فضیلت بر بنائے لذت گوشت ہے۔

قربانی کرنے سے پہلے جانور کو چارہ پانی دے دیں یعنی اسے بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں اور نہ ہی ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کریں، بلکہ بہتر یہ ہے کہ چھری بھی جانور کے سامنے تیز نہ کی جائے، ذبح سے قبل چھری خوب تیز کرلیں تاکہ جانور کو ذبح ہونے میں زیادہ تکلیف نہ ہو، اور ذبح ہونے کے بعد جب تک جانور کا جسم مکمل طور پر ٹھنڈا نہ ہوجائے یعنی تمام اعضاء سے روح نہ نکل جائے اس وقت تک اس کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹیں اور نہ ہی چمڑا اتاریں۔ اگر اچھی طرح ذبح کرنا جانتا ہو تو افضل یہ ہے کہ اپنی قربانی خود سے کرے، اور اگر نہیں جانتا ہو تو دوسرے کو اجازت دے وہ ذبح کرے، اس صورت میں افضل یہ ہے کہ بوقت قربانی حاضر رہے۔ چونکہ حدیث پاک میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا کہ اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو کہ اس کے خون کے پہلے قطرے میں جو کچھ گناہ ہوتے ہیں سب کی مغفرت ہوجاتی ہے، یہ سن کر ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یہ صرف آپ کی اولاد کے ساتھ خاص ہے یا آپ کی اولاد اور عامۃ المسلمین کے لئے بھی؟ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے اولاد کیلئے خاص ہے اور تمام مسلمانوں کیلئے عام بھی ہے۔ (عالمگیری)

قربانی کے جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ رخ ہو، اور اپنا داہنا پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کردیں اور چھری چلانے سے قبل یہ دعا پڑھے: اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ پھر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اگر قربانی اپنی جانب سے ہو تو ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھیں۔ ''اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ''۔ اور قربانی دوسرے کی طرف سے ہو تو مِنِّیْ کی جگہ مِنْ اور صاحب قربانی کا نام ذکر کریں۔ قربانی کے جانور کو اس طرح ذبح کریں کہ چاروں رگیں کٹ جائیں یا کم از کم تین کٹ جائیں اس سے زیادہ نہ کاٹیں کہ یہ جانوں کو بلا وجہ تکلیف دینا ہوگا۔

قربانی کے کچھ اہم ضروری مسائل:۔ مسئلہ:۔ مستحب یہ ہے کہ قربانی کا جانور خوب فربہ اور خوبصورت اور بڑا ہو اور بکری کی قسم میں سے قربانی کرنی ہو تو بہتر سینگ والا مینڈھا چت کبرا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ قربانی کے لئے اونٹ کی عمر ۵/سال بھینس یا اس جیسے جانور کی عمر۲/سال اور بکرے کی عمر۱/سال ہونا ضروری ہے اگر اس سے ایک دن بھی عمر کم ہو تو اس کی قربانی شرعاً صحیح نہیں ہوگی۔

مسئلہ:۔ اگر اچھی طرح ذبح کرنا جانتا ہو تو بہتر ہے کہ قربانی اپنے ہاتھوں سے کرے۔

مسئلہ:۔ اگر دوسرے کو قربانی کرنے کا حکم دے تو بہتر ہے کہ وقت قربانی مقام قربانی پر حاضر رہے۔ حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہ سے ارشاد فرمایا: کھڑی ہوجا، اور اپنی قربانی کے پاس حاضر ہوجا، کہ اس کے خون کے پہلے ہی قطرہ میں جو گناہ کئے ہیں سب کی مغفرت ہوجائے گی۔

مسئلہ:۔ سنت یہ ہے کہ ذبح کرتے وقت جانور کا منہ قبلہ کو کیا جائے اور ایسا نہ کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ:۔ گھر میں جتنے لوگ صاحب نصاب ہوں ان پر ضروری ہے کہ سب لوگ اپنی اپنی طرف سے قربانی کریں صرف ایک شخص کی طرف سے قربانی کردینا سب کے لئے کافی نہیں ہیں۔

مسئلہ:۔ قربانی کے وقت قربانی کرنا ہی لازم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہوسکتی مثلاً بجائے قربانی اس نے بکری یا اس کی قیمت صدقہ کردی یہ ناکافی ہے اس میں نیابت ہوسکتی ہے یعنی خود کرنا ضروری نہیں بلکہ دوسرے کو اجازت دے دی اس نے کردی یہ ہوسکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ جس پر قربانی واجب ہے اس کو خود اپنے نام سے قربانی کرنی چاہیئے دوسرے کے نام سے کرے گا واجب ساقط نہ ہوگا۔ اگر کسی رشتہ دار کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو اس کے لئے الگ سے انتظام کرے پھر بھی دوسروں کی طرف سے جو قربانی کی ہوگی اور ایام قربانی باقی ہوں تو یہ خود قربانی کرے، گذرنے پر قربانی کی قیمت صدقہ کرے۔ (فتاوی امجدیہ جلد سوم صفحہ۳۱۵)

مسئلہ:۔ اگر کسی پر اتنا قرض ہے کہ اگر وہ قرض کی رقم گھٹائے تو مالک نصاب نہیں رہ جاتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں اگر قرض کی رقم گھٹانے کے بعد بھی وہ مالک نصاب ہے تو قربانی واجب ہے۔

مسئلہ:۔ جس پر قربانی واجب ہے اس کے پاس اس وقت نقد نہیں ہے وہ چاہیں قرض لے کر یا اپنا مال بیچ کر قربانی کرے۔

مسئلہ:۔ اگر شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو تو پہلی جگہ نماز ہوجانے کے بعد قربانی جائز ہے یعنی یہ ضروری نہیں کہ عیدگاہ میں نماز ہوجائے جب ہی قربانی کی جائے بلکہ کسی مسجد میں ہوگئی اور عیدگاہ میں نہ ہوئی جب بھی ہوسکتی ہے (درمختار)

مسئلہ:۔ امام ابھی نماز ہی میں ہے اور کسی نے جانور ذبح کرلیا اگرچہ امام قعدہ میں ہو اور بقدر تشہد بیٹھ چکا ہو مگر ابھی سلام نہ پھیرا ہو تو قربانی نہیں ہوئی اور اگر امام نے ایک طرف سلام پھیر لیا ہے دوسری طرف باقی تھا کہ اس نے ذبح کردیا قربانی ہوگئی اور بہتر یہ ہے کہ خطبہ سے جب امام فارغ ہوجائے اس وقت قربانی کی جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ جس جانور کی پیدائشی سینگ نہ ہو اس کی قربانی جائز ہے اگر سینگ تھے مگر ٹوٹ گیا اور جڑ تک ٹوٹا ہے تو ناجائز ہے اس سے کم ٹوٹا ہے تو جائز ہے۔

مسئلہ:۔ جس جانور کا اندھا اور کانا پن ظاہر ہو اس کی قربانی جائز نہیں، جو جانور پیدائشی اندھا یا کانا ہو اس کی بھی قربانی جائز نہیں ہے، البتہ جس جانور کے کان چھوٹے ہو اس کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ:۔ جس جانور کے بالکل کان نہ ہوں اس کی قربانی جائز نہیں ہے بلکہ ایک کان ہو اور دوسرا کان نہ ہو تب بھی قربانی جائز نہیں ہے اسی طرح جس جانور کی بالکل دُم نہ ہو اس کی بھی قربانی ناجائز ہے اور جس کے چھوٹے چھوٹے کان ہوں اس کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ:۔ قربانی سے قبل جس بھیڑ یا دنبہ کے بال کاٹ لئے گئے ہو اس کی قربانی جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ قربانی کے بکرے کے دانت اگر چہ نہ نکلے ہوں اگر وہ سال بھر کا ہے تو قربانی ہوجائے گی۔

مسئلہ:۔ قربانی کرتے وقت جانور اچھلا کودا جس کی وجہ سے عیب پیدا ہوگیا یہ عیب مضر نہیں یعنی قربانی ہوجائے گی اور اگر اُچھلنے کودنے سے عیب پیدا ہوگیا اور وہ چھوٹ کر بھاگ گیا اور فوراً پکڑ کر لایا گیا اور ذبح کردیا گیا جب بھی قربانی ہوجائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ سات شخصوں نے قربانی کے لئے گائے خریدی تھی اُن میں ایک شخص کا انتقال ہوگیا اس کے ورثہ نے شرکا سے یہ کہہ دیا کہ تم اس گائے کو اپنی طرف سے اور اُس کی طرف سے قربانی کرو انہوں نے کرلی تو سب کی قربانیاں جائز ہے، اور اگر بغیر اجازت ورثاء ان شرکا نے کی تو کسی کی قربانی نہ ہوئی۔ (ہدایہ)

مسئلہ:۔ گائے کے شرکاء میں سے ایک کافر ہے یا ان میں ایک شخص کا مقصود قربانی نہیں ہے بلکہ گوشت حاصل کرنا ہے تو کسی کی قربانی نہیں ہوئی۔ (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ:۔ قربانی واجب تھی اور کسی نے نہیں کی اور ایام نحر گذر گئے تو اب قربانی فوت ہوگئی اب اس پر واجب ہے کہ وہ جانور صدقہ کرے یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ کسی نے گذشتہ سال قربانی واجب ہونے کے باوجود نہیں کی تھی اور امسال وہ چاہتا ہے کہ سال گذشتہ کی قربانی کرے تو ایسا نہیں ہوسکتا بلکہ اب ضروری ہے کہ وہ جانور یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ اگر دو شخصوں نے مل کر ذبح کیا تو دونوں کا بسم اللہ کہنا ضروری ہے اگر ایک نے بھی قصداً ترک کیا تو جانور حلال نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ بالغ لڑکوں یا بیوی کی طرف سے قربانی کرنا چاہتا ہے تو ان سے اجازت حاصل کرے بغیر اُن کے کہے اگر قربانی کردی تو اُن کی طرف سے واجب ادا نہ ہوا اور نابالغ کی طرف سے اگرچہ واجب نہیں ہے مگر کردینا بہتر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ جس کا ارادہ قربانی کا ہو اس کے لئے مستحب ہے کہ ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد سے قربانی تک اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔

مسئلہ:۔ قربانی کے بڑے جانور میں عقیقہ بھی ہوسکتا ہے

قربانی کے گوشت کا حکم:۔ قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے شخص غنی یا فقیر کو دے سکتا ہے بلکہ اس میں سے کچھ کھالینا قربانی کرنے والوں کیلئے مستحب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کئے جائیں، ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لئے، دوسرا حصہ دوست واحباب میں تقسیم کردے، اور تیسرا حصہ فقراء ومساکین کو صدقہ کردے، ایک تہائی سے کم صدقہ نہ کرے، اور کل کو صدقہ کردینا بھی جائز ہے اور کل گھر ہی رکھ لے یہ بھی جائز ہے۔ لیکن یہ اس صورت میں جب کہ اہل وعیال کثیر تعداد میں ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ قربانی کا گوشت کافر کو نہ دے کہ یہاں کے کفار حربی ہیں۔

قربانی اگر منت ونذر کی ہے تو اس کا گوشت نہ خود کھا سکتا ہے اور نہ ہی اغنیا (مالدار) کو کھلا سکتا ہے بلکہ تمام گوشت کو صدقہ کرنا واجب ہے۔ اگر چند افراد نے مل کر شرکت میں اونٹ یا گائے کی قربانی کی اس صورت میں ضروری ہے کہ گوشت کو وزن کر کے ہی تقسیم کیا جائے، اندازہ سے تقسیم کرنا جائز نہیں کیونکہ اس بات کا امکان ہے کہ کسی کو کم یا زیادہ ملے اور یہ ناجائز ہے۔ یہ خیال کرنا درست نہیں کہ کم وبیش ہوگا تو ہر ایک دوسرے کے لئے جائز کردے گا، چونکہ یہاں عدم جواز حق شرع ہے نہ کہ حق فرد، لہذا ان میں سے کسی کو ایک دوسرے کو معاف کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ (درمختار، ردالمختار)

قربانی کے جانور کی عمر کیا ہونی چاہیے:۔ اونٹ پانچ سال، گائے بیل بھینس دو سال، اور بکری خصی ایک سال، اس سے کم عمر کے جانور کی قربانی جائز نہیں، عمر زیادہ ہونا جائز ہی نہیں بلکہ افضل ومستحسن بھی ہے البتہ دنبہ وبھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی مباح ہے۔ قربانی کے جانور کو تمام عیوب سے منزہ اور پاک ہونا چاہیے، عیب اگر معمولی ہو تو قربانی تو ہوجائے گی مگر مکروہ ہوگی، ہاں عیب اگر زیادہ ہو تو قربانی ہوگی ہی نہیں۔ جس جانور کو پیدائش سے ہی سینگ نہ ہو اس کی قربانی جائز اور اگر سینگ تھا مگر ٹوٹ گیا تو اس کی دوصورت ہے اگر تھوڑا ٹوٹا ہے تب جائز ہے اور اگر زیادہ ٹوٹا ہے تو جائز نہیں۔

قربانی کے کھال کا حکم:۔ قربانی کا کھال قصاب یا ذبح کرنے والے کو اجرت کے طور پر دینا ناجائز ہے، بعض جگہ لوگ چرم قربانی مسجد کے امام کو دیتے ہیں چرم قربانی مسجد کے امام کو تنخواہ میں دینا جائز نہیں، البتہ بطور اعانت دینے میں حرج نہیں ہے، چرم قربانی خود کے استعمال میں لانا درست ہے مثلاً مشکیزہ، جانماز وغیرہ کے طور پر، لیکن کھال فروخت کرکے اس کی قیمت اپنی ذات یا اہل وعیال پر صرف کرنا جائز نہیں ہے، کھال فروخت کرکے اس کی قیمت صدقہ کرنا درست ہے جیسا کہ آج کل لوگ چرم قربانی مدارس دینیہ کو دیا کرتے ہیں مگر بعض اوقات کھال بھیجنے میں دقت پیش آتی ہے، اس لئے کھال فروخت کرنے کے بعد نقد بھیج دیتے ہیں یا متعدد افراد کو دینا ہوتا ہے اس لئے بھی بیچ دیتے ہیں تو اس طرح کی بیع جائز ہے۔

حلال جانور میں سات چیزیں کھانا حرام ہیں:۔ (۱)بہتا ہوا خون (۲)آلہ تناسل (۳)دونوں خصیے یعنی کپورے (۴)شرمگاہ (۵)غدود (۶)مثانہ یعنی پھکنا (۷)پتہ۔ (فتاوی عالمگیری جلد پنجم صفحہ۲۵۶)

دعائے عقیقہ:۔ اگر بڑے جانور میں عقیقہ کرنا ہو تو مستحب ہے کہ لڑکا کیلئے دو حصے اور لڑکی کیلئے ایک حصہ کرے۔ دعائے عقیقہ پڑھ کر جن کے نام سے قربانی کی جارہی اس کے نام کو پیش کرنے کے بعد یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ فلاں ابن فلان دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لَّہٗ مِنَ النَّارِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اگر بچی ہو تو ہٖ کی جگہ ھا اور ابن کی جگہ بنت کہیں۔

مسئلہ:۔ عوام میں یہ بہت مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت بچے کے ماں باپ اور دادا دادی، نانا نانی نہ کھائیں یہ محض غلط ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

قربانی کرنے والے بال و ناخن نہ تراشیں:۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم ماہ ذی الحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ (جانور ذبح کرنے تک) نہ جسم کے بال کاٹے اور نہ ہی ناخن تراشے''۔ (مسلم شریف)

عرفہ کا روزہ:۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفہ کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: یوم عرفہ کا روزہ ایک گذشتہ اور ایک آئندہ سال کے گناہ کو معاف کردیتا ہے۔ (مسلم شریف، جلد اول، صفحہ ۳۶۸)

نماز عید کا طریقہ:۔ پہلے نیت اس طرح کریں، نیت کی میں نے دو رکعت نماز عید الاضحیٰ کی واجب چھ زائد تکبیروں کے ساتھ واسطے اللہ تعالی کے پیچھے اس امام کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔ کہہ کر ثنا پڑھیں پھر تین تکبیریں زائد کہی جائیں گی۔ دو تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں اور تیسری تکبیر میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر باندھ لیں۔ اس کے بعد امام قرات کرے گا ایک رکعت پوری کرے گا۔ دوسری رکعت میں قرات سے فارغ ہوکر تین تکبیریں کہی جائیں اور تینوں تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں۔ چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں حسب معمول نماز پوری کریں بعدہٗ خطبہ سننا واجب ہے۔

ایام تشریق:۔ نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز باجماعت فرض کے بعد بہ آواز بلند اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہنا ہر شخص پر واجب ہے، تین بار کہنا افضل ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ قربانی جس عظیم المرتبت پیغمبر کی یادگار ہے ان کی حیثیت عرفی واسلامی تو ہر طرح سے مسلم ہے ہی مگر سب سے بڑی عظمت کی بات یہ ہے کہ ان کی اس مقدس یادگار کو امت محمدیہ کے لئے اہم عبادت کا لازمی حصہ قرار دیا گیا جو واجب ہونے کے ساتھ شان اسلام کا مظہر بھی ہے۔

مقام:۔ محمد پور مبارک، پوسٹ، پرشوتم پور، ضلع مظفرپور، بہار

مودی کی نئی کابینہ: امکانات وخدشات

•••

پروفیسر مشتاق احمد

•••

مرکز میں برسراقتدار بھاجپا کی نریندر مودی کی قیادت والی حکومت کی پھر واپسی ہوگئی ہے البتہ اس بار مکمل طور پر بھارتیہ جنتا پارٹی کو اکثریت نہیں ملنے کی وجہ سے قومی جمہوری اتحاد کی حکومت تشکیل پائی ہے اور چوں کہ اس پارلیامانی انتخابات میں 240 سیٹوں پر کامیاب ہونے والی بھارتیہ جنتا پارٹی سب سے بڑی سیاسی جماعت رہی ہے اس لئے صدر جمہوریہ نے آئینی تقاضوں کے مدنظر بھارتیہ جنتا پارٹی کے نو منتخب پارلیامانی ممبران کے لیڈر کو حکومت سازی کی دعوت دی اور وہ تیسری بار وطن عزیز ہندوستان کے وزیراعظم کے عہدے پر فائز ہوچکے ہیں اور ان کی کابینہ کی تشکیل بھی ہوگئی ہے۔ واضح ہو کہ دنیا میں جتنی بھی نظام حکومت ہے اس میں جمہوریت کو نہ صرف مقبولیت اور قبولیت حاصل ہے بلکہ جہاں کہیں جمہوری طرز حکومت نہیں ہے وہاں کے لوگ باگ بھی اس کو حاصل کرنے کے لئے جدوجہد میں مصروف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جمہوریت کے لئے دنیا کے کسی نہ کسی خطے میں آواز بلند ہوتی رہتی ہے۔ ہاں اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس طرز حکومت میں کچھ ایسی خامیاں ہیں کہ جس کی وجہ سے کبھی کبھی اس کا خمیازہ بھی عوام الناس کو بھگتنا پڑتا ہے کہ اس طرزِ حکومت میں بندوں کو تولا نہیں جاتا بلکہ اس کے اعداد وشمار کی بنیاد پر فیصلے ہوتے ہیں۔ یہ مثل مشہور ہے کہ جمہوریت میں 49 کی حیثیت صفر ہے اور 51 کی حیثیت سو کی ہوجاتی ہے کہ 49ووٹ لاکر بھی کوئی امیدوار ناکام ہو جاتا ہے اور 51ووٹ کی بدولت کوئی برسراقتدار ہوجاتا ہے۔ یہی ایک معمہ ہے کہ محض دو ووٹ کے فاصلے سے جمہوریت کی تقدیر بدل جاتی ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ جمہوریت میں ہر شہری کا سنجیدہ ہونا لازمی ہے کہ جمہوریت جذباتیت کو پسند نہیں کرتی۔ ہماری جمہوریت پوری دنیا کے لئے ایک مثالی جمہوریت اس لئے ہے کہ یہاں کسی بھی آمر کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ جب کبھی کسی نے ہماری جمہوریت کے تانے بانے کو بکھیرنے کی کوشش کی تو نہ صرف وہ ناکام رہے بلکہ ان جیسے آمریت پسند کے بھی ہوش ٹھکانے آگئے جو اس کی راہ پر چلنے کا منصوبہ رکھتے تھے۔ بہر کیف! اس بار کے پارلیامانی انتخابات کے نتائج نے بھی یہ ثابت کردیا کہ ہماری جمہوریت کی جڑیں کتنی مستحکم ہیں اور یہاں کے عوام کے دلوں میں اپنی جمہوری قدروں کی پاسداری کے لئے کس قدر مر مٹنے کا جذبہ ہے۔ واضح ہو کہ حالیہ پارلیامانی انتخابات کے نتائج نے صاف طور پر کسی بھی سیاسی جماعت کو اکثریت نہیں دی ہے۔ ایک طرف برسر اقتدار پارٹی اکثریت کے نشانے کو پانے میں ناکام رہی ہے تو دوسری طرف اپوزیشن کو بھی حکومت سازی کا موقع نہیں دیا ہے۔ ہاں البتہ انتخابی عمل سے قبل تشکیل شدہ قومی جمہوری اتحاد کو اکثریت حاصل ہوئی ہے اور اپوزیشن ''انڈیا'' اتحاد بھی ایک مضبوط اپوزیشن کے طور پر ابھر کر سامنے آئی ہے۔ لیکن بھارتیہ جنتا پارٹی نے حکومت کا دعویٰ پیش کر اقتدار میں واپسی کا راستہ آسان کرلیا کہ اس نے کئی علاقائی جماعتوں کی حمایت حاصل کرلی ہے۔ بالخصوص آندھرا پردیش میں چندر ابابو نائیڈو کی قیادت والی تیلگو دیشم پارٹی جس کے 16 ممبر پارلیامنٹ ہیں اور بہار میں نتیش کمار کی قیادت والی جنتا دل متحدہ کے 12 ممبران پارلیامنٹ کی حمایت کے ساتھ ساتھ لوک جن شکتی پارٹی رام بلاس جس کے لیڈر چراغ پاسوان ہیں اور اس کے 5 ممبران کی حمایت مودی حکومت کو ملی ہے۔ دیگر کئی چھوٹی بڑی سیاسی جماعتیں ہیں جن کی بدولت نریندر مودی تیسری مرتبہ وزیر اعظم بنے ہیں۔ مگر افسوسناک صورتحال یہ ہے کہ قومی ذرائع ابلاغ کی گمرہی اب بھی جاری ہے کہ اب بھی وہ نریندر مودی کا مقابلہ پنڈت جواہر لال نہرو سے کر رہی ہے۔ واضح ہو کہ پنڈت نہرو تین بار وزیر اعظم بنے تھے تو وہ اپنی کانگریس پارٹی کی اکثریت کی بدولت بنے تھے جب کہ نریندر مودی کو اکثریت حاصل نہیں ہے بلکہ ہماری جمہوری خصوصیت کا فائدہ ملا ہے کہ وہ ایک بڑی سیاسی جماعت کے لیڈر کے طور پر حلف لینے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ دراصل ایک دہائی سے ہمارے ملک کے تقریباً 5500 چھوٹے بڑے مختلف زبانوں کے اخبارات اور 240 سے زائد ٹی وی چینلوں اور دیگر سوشل میڈیا کی اکثریت نے تمام تر جمہوری اخلاقیات کے شیرازے بکھیر دیئے ہیں اور شخصیت پرستی کی تمام تر حدیں پار کرچکی ہیں۔ ان کی گمرہی سے نہ صرف ہندوستان کی جمہوری شناخت مجروح ہورہی ہے بلکہ تہذیبی قدریں بھی پارہ پارہ ہورہی ہیں۔ جہاں تک نریندر مودی کی نئی کابینہ کے استحکام اور مستقبل کا سوال ہے تو اپوزیشن یا عوام الناس کے ذہن میں جس طرح کے اندیشے ہیں کہ یہ حکومت دیرپا ثابت نہیں ہوگی۔ میرے خیال میں یہ غلط ثابت ہوسکتا ہے کیوں کہ اس وقت نریندر مودی کے ساتھ جنتا دل متحدہ اور تیلگو دیشم کے لیڈران کیوں کر ساتھ آئے ہیں اس کے وجوہ جگ ظاہر ہیں۔ اس لئے نریندر مودی نے حلف برداری کے بعد جو اپنی نئی کابینہ تشکیل دی ہے اس کو دیکھنے سے ہی یہ حقیقت عیاں ہوجاتی ہے کہ ان کے فکر ونظر اور رویے میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ گذشتہ کابینہ کے بیشتر وزرا کو اپنا پرانا محکمہ ہی دیا گیا ہے اور جتنے بھی اہم محکمے ہیں اس کی باگ ڈور بھی بھارتیہ جنتا پارٹی کے ہی ہاتھوں میں ہے اس لئے عوام الناس میں یہ چرچا عام ہے کہ اتحادی سیاسی جماعتوں ک کابینہ میں جو محکمے دیئے گئے ہیں وہ صرف خانہ پُری والے ہیں اور اپوزیشن اتحاد نے یہ بیانیہ قائم کیا ہے کہ نریندر مودی نے اپنے اتحادیوں کے ہاتھوں میں جھنجھنا تھما دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ نریندر مودی ایک دہائی سے جس تیور سے حکومت کرنے کے عادی ہیں اس میں کوئی تبدیلی ہونے والی نہیں ہے اور اس کی اہم وجہ یہ ہے کہ وہ جس وقت چاہیں جنتا دل متحدہ اور تیلگو دیشم کے وجود کو ختم کر سکتے ہیں۔ انتخابی مرحلے اور نتائج کے بعد نتیش کمار اور چندرا بابو نائیڈو نے جس طرح اپنے سرخم کیے ہیں اس سے یہ پیغام عام ہوچکا ہے کہ وہ نریندر مودی حکومت سے حمایت واپس لینے کی حماقت نہیں کرسکتے اور دیگر علاقائی سیاسی جماعتیں جن کے ایک دو ممبران ہیں ان کی تو مجبوری ہے کہ وہ موجودہ حکومت کے ساتھ رہ کر ہی اپنی فلاح کے راستے ہموار کریں گے۔ ہاں! اتنی بات ضرور ہے کہ چندرا بابو نائیڈو اور نتیش کمار دونوں کی جو علاقائی سیاسی مجبوری ہے وہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے نظریے سے میل نہیں کھاتی۔ بالخصوص ان دونوں لیڈران کا اقلیت مسلم طبقے کے تئیں جو نظریہ ہے وہ بالکل میانہ روی کا ہے جب کہ نریندر مودی پارلیامانی انتخابات کے تشہیری جلسوں میں اعلانیہ طور پر ملک کی سب سے بڑی اقلیت مسلم طبقے کے خلاف کس طرح کا نظریہ پیش کیا وہ جگ ظاہر ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ جب کبھی یہ نئی کابینہ مسلم اقلیت طبقے کے خلاف یا پھر آئین میں تبدیلی کے لئے کوئی قدم اٹھائے گی تو یہ دونوں لیڈران اپنے سیاسی مفاد میں مخالفت کر سکتے ہیں۔ میرے خیال میں نریندر مودی کی نئی کابینہ کے متعلق کسی طرح کی حتمی رائے اس وقت قائم کرنا جلد بازی ہوگی۔ کیوں کہ گذشتہ دن آر ایس ایس کے چیف موہن بھاگوت نے بھی ناگپور میں اپنے ایک جلسے میں جس طرح اشارے کنایے میں نریندر مودی کی آمریت اور ملک میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے سے پرہیز کرنے کی صلاح دی ہے اس سے بھی یہ امید بنتی ہے کہ چوں کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کو 2014 یا 2019 جیسی اکثریت حاصل نہیں ہے اور اس تلخ حقیقت سے تو ہم سب واقف ہیں کہ سیاست میں نہ کوئی دائمی دوست ہوتا ہے اور نہ دشمن۔ ورنہ نریندر مودی نے نتیش کمار اور چندرا بابو نائیڈو کے متعلق کیا کیا کچھ کہتے رہے ہیں اور ان دونوں لیڈران نے بھی وزیر اعظم کے متعلق کس طرح کا نظریہ پیش کرتے رہے ہیں وہ تو جگ ظاہر ہے۔ مختصر یہ کہ موجودہ برسراقتدار نریندر مودی کی نئی کابینہ کے سمت ورفتار کا پتہ تو اسی وقت چلے گا کہ جب اس کابینہ کے وزرا اور بالخصوص ہمارے وزیر اعظم نریندر مودی کے عمل وکردار سامنے آئیں گے اس لئے اس نئی کابینہ کے تئیں کسی غلط فہمی اور خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور اپوزیشن اتحاد جو ایک مضبوط اتحاد کے طور پر ابھری ہے اسے اپنے آئینی وجمہوری فرائض کی انجام دہی کے لئے مستعد وفعال ہونے کی ضرورت ہے کہ اس ملک کی ہمہ رنگ تہذیبی وراثت اور آئینی شناخت کی پاسداری کے لئے ایسا کرنا لازمی ہے۔

وضاحت: اِس شمارے میں شامل اشاعت، مضامین، تبصروں وغیرہ سے اِدارے کا کلی یا جزوی طور متفق ہونا لازمی نہیں۔۔۔۔ اِدارہ
کالم نویس/قلمکار اپنے کالم/مراسلے lazawaljammu@gmail.com پر ارسال کریں